سوال

میں ایک ہندوستانی شخص کی دوسری بیوی ہوں اور کچھ عرصہ قبل ہی مسلمان ہوئی ہوں میرے تین بیٹے بھی ہیں سوال یہ ہے کہ : میرے خاوند کی پہلی بیوی انڈیا میں ہے اور تقریبا ایک سال دوماہ سے میرا خاوند اسے اس کا حصہ نہیں دے رہا، اوراب وہ تنگ ہوچکی ہے ،مجھے یہ علم ہوا ہے کہ جوخاوند اپنی بیوی سے چارماہ تک دوررہے ت واسے خودبخود ہی طلاق ہوجاتی ہے، کیا یہ بات صحیح ہے ؟ میرا خاوند اپنی بیٹیوں کی بنا پراس عورت سے شادی رکھنا چاہتا ہے، میرا خیال ہے کہ اس کا یہ عمل غلط ہے کہ وہ اس سے صرف رابطہ رکھے اور میرے خیال کے مطابق اس بیوی کو یہ علم نہیں کہ وہ امریکا میں رہنے کی پلاننگ کررہا ہے اور تھوڑی دیر کےلیے انڈیا جایا کریگا

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے ، اور دورود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

جب خاوند نے بیوی کو طلاق نہیں دی، اور بیوی نے طلاق طلب کرنے کےلیے عدالت سے رجوع نہیں کیا، اور طلاق نہیں ہوئی تواس کی بیوی کو خودبخود طلاق نہیں ہوگی

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

عورت کب مطلقہ شمار کی جائیگی ؟

تو شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

" عورت مطلقہ اس وقت شمار کی جائیگی جب خاوند اسے طلاق دے گا، اور طلاق بھی عقل کی حالت میں ہو، اور اختیار رکھتا ہو، اور طلاق کے موانع میں سے کوئی مانع نہ پایا جائے مثلا پاگل پن اور مجنون ہونا، اور نشہ میں ہونا

اور پھر عورت کوجب طلاق دی گئی ہو تو وہ پاک صاف ہویعنی طہر کی حالت میں ہواوراس طہر میں بیوی سے جماع نہ کیا گیا ہو، یا پھر وہ حاملہ ہو، یا حیض سے ناامید ہوچکی ہو " اھ

دیکھیں : فتاوی الطلاق (35/1) .

اس خاوند کےلیے حرام ہے کہ وہ اپنی پہلی بیوی کو چھوڑے رکھے ، اوراس کے ساتھ عدل وانصاف نہ کرے ، اوراگرایسا کرتا ہے تو وہ درج ذیل حدیث میں وارد وعید کا شکار ہورہا ہے :

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے کسی ایک کی طرف مائل ہواور ایک کو دوسری پر ترجیح دیتا ہو تو روز قیامت آئیگا اوراس کی ایک طرف گری ہوئی ہوگی "

سنن ابن ماجہ کتاب النکاح حدیث نمبر (1959) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1603) میں اسے صحیح قرار دیا ہے

اوراگر پہلی بیوی اس سے ضرر میں ہے تو اسے حق حاصل ہے کہ وہ اپنا معاملہ عدالت میں اٹھائے ،تاکہ اس کے خاوند کو یا تو طلاق لازم کی جائے یا پھر نکاح فسخ کیا جائے

کیونکہ علماء کرام بیوی کو ضرر اور نقصان دینے کے لیے بیغیر کسی قسم کے وطئ نہ کرنے والے شخص کو ایلاء کرنے والا شمار کرتے ہیں، اور اس حالت میں اگر وہ اپنی بیوی کے پاس واپس نہیں جاتا، اور طلاق دینے سے بھی انکار کرتا ہے تو قاضی اور حاکم اس پر فسخ نکاح کا حکم لگائیگا، یا پھر خود نکاح فسخ کر دیگا "

واللہ اعلم

دیکھیں: الملخص الفقہی للفوزان (321/2).

مزید آپ سوال نمبر (9021) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

واللہ اعلم.

الشیخ محمد صالح المنجد

11681